

## 50718-کیا ہر دور کعت تراویح کے بعد کوئی مخصوص ذکر ہے؟

سوال

کیا ہر دور کعات تراویح کے بعد کوئی مخصوص اور معین ذکر ہے؟

پسندیدہ جواب

ذکر واذکار عبادات میں سے ہیں، اور عبادات میں اصل ممانعت ہے لیکن اس عبادت کے وجوب یا استحباب کی دلیل ملنے پر کی جاسکتی ہے اور کسی عبادت کے ساتھ یا عبادت سے پہلے اور بعد میں ذکر کرنا بائز نہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے ساتھ راتوں کو قیام کیا، اور صحابہ کرام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں اٹھنے اور علیحدہ علیحدہ بھی قیام کیا، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی، اور ان سے یہ ثابت نہیں کہ انوں نے ہر سلام یعنی تراویح کی چار رکعات ادا کرنے کے بعد کوئی مخصوص اور معین ذکر کیا ہو، اور علماء کرام کا تراویح کی رکعات کے درمیان صحابہ کرام سے اجتماعی ذکر کا نقل نہ کرنا، اور صحابہ کے بعد بھی کسی سے نقل نہ کرنا اس کے غیر صحیح ہونے کی دلیل ہے۔

کیونکہ علماء کرام تو اس طرح کے ظاہری معاملہ سے بھی خفیف اور کم چیز کو نقل کرتے تھے، اور عبادات امور میں سب سے بہتر اور اچھا طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری اور صحابہ کرام کی پیر وی ہے، عبادات میں وہی کام کرنا چاہیے جو انوں نے کیا اور جسے انوں نے ترک کیا ہمیں بھی وہ ترک کرنا ہوگا۔

لیکن یہ ہے کہ تراویح کے رکعات کے درمیان نمازی کے لیے تلاوت قرآن، یا اللہ عزوجل کا ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور یہ بھی بغیر کسی آیت یا سورۃ اور ذکر کی تخصیص کے ہو، اور اس میں سب یک زبان ہو کر نہ ذکر نہ کریں، اور نہ بھی امام یا کسی دوسرے شخص کی قیادت میں، کیونکہ شریعت مطہرہ میں ایسا کرنا ثابت نہیں، اور عبادات کی کیست اور کیفیت اور اس کے اوقات اور جگہ اور سبب اور اس کے طریقہ میں اصل توقیف یعنی جس طرح شریعت میں ثابت ہے اسی طرح کرنا ہوگی۔

شیخ محمد العبد ربی جو کہ ابن الحاج کے نام سے مشورہ میں اپنی کتاب "المدخل" میں لکھتے ہیں:

نماز تراویح کی چار رکعت کے بعد ذکر کرنے کے متعلق فصل :

اور اسے یعنی امام کو چاہیے کہ وہ اس ذکر سے اجتناب کرے جو انوں نے ہر چار رکعات کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا لمجاد کر لیا ہے، اور یک زبان ہو کر کرتے ہیں، کیونکہ یہ سب کچھ بدعت ہے، اور اسی طرح وہ موزن کو تراویح کی چار رکعت کے ذکر کے بعد "اللہ تم پر رحم کرے نماز" کے الفاظ لکھنے سے بھی منع کرے، کیونکہ یہ بھی نئی لمجاد کردہ بدعت ہے، اور دین میں کوئی نیا کام لمجاد کرنا منوع ہے۔

اور سب سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اس کے بعد ان کے خلفاء راشدین اور پھر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا طریقہ ہے، اور کسی سلف سے بھی اس کا ذکر نہیں ملتا کہ انوں نے یہ فعل کیا ہو، لہذا جو نہیں کافی تباہہ ہمیں بھی کافی ہے۔

دیکھیں: المدخل (293-294)۔

مزید تفصیل اور فائدہ کے حصول کے لیے آپ سوال نمبر (10491) اور (21902) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

والله اعلم.